ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

بفضل و عنایت الٰہی مثنوی سراپا لطف و نفاست موسوم بہ

گلدستۂ منیر

۱۲۸۵

نتیجۂ فکر ماہر سخندان والا تبار منشی عطا علی صاحب متخلص بخاک

در مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید ۱۲۸۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد ہو زیب و زینت عنوان	حمد ہی مہر آسمان بیان
حمد سے ہی زبان کو زیبائش	حمد سے ہی سخن کی آرائش
حمد سے غنچۂ دہن تازہ	حمد ہی ہر محل کا دروازہ
لائق حمد ہی وہ رب قدیر	کوئی جسکا نہین عدیل و نظیر
انھنے کیا کیا نہین کیا پیدا	آب و کہسار و گلشن و صحرا
ملک و حور و دیو و جن و بشر	ظلمت و روشنی و شام و سحر
مشرق و مغرب و جنوب و شمال	مہ و خورشید و نجم و چرخ و ہلال
ای قلم بعد حمد رب علا	کر رقم نعت شاہ ہر دو سرا

نعت سرور عالم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

کہتا ہو دل زبان سے حق ہی گواہ	ہی محمد مرا رسول اللہ
باغ ایمان کا ہو وہی گل تر	اہل عرفان کا دل ہی اوسکا گھر

در وصف مرشد

در وصف اصحاب

[illegible]

شاہد العصر ناظم و ناثر
ہر زبان اوسکے وصف مین قاصر

نام نامی ان وہ باسم مبین
ہیں وہ ہی بی ذلیل مسکین

نیک خو پارسا وہ مرد خدا
ہے تخلص بہی پارسا اوسکا

بیخ ہسوہ کو ہے بہار اوس سے
ہے مجھے پایہ وقار اوس سے

وصف اوسکا جو ہو نہین سکتا
کرتا ہون اب گریز یا سجا

حال تصنیف قصہ و دلگیر
کرتا ہون رست رست یون تحریر

سبب تالیف

چھوڑ کر فکر دنیوی اک روز
تھا مین ہسوہ مین انبساط اندوز

فکر دنیائے دون سے سے دسوا
آیا واحد علی وحید کے پاس

بیدنہ کو رہا سے قرب و بعید
فن شعر و سخن کی ہوئی تمہید

کوئی بولا وہ تھا صورت فرہاد
قصۂ شیرین ہے تجہکو یاد

کوئی مجنون کا ذکر کرتا تھا
کوئی لیلی وشون پہ مرتا تھا

کوئی کرتا تھا ذکر رانجہہ وہیر
کوئی سنکے مین صورت دلگیر

ہوا مین بہی یہ سنکے قال تھال
ہے سبب قصہ کہن پہ خیال

خدیہ عشق اب بہی باقی ہے
جام رنگین بدست ساقی ہے

ابہی اک ماجرا ہے مین گذرا
حال مین جسنے وہ سب بیان کیا

جسکے وہ ذکر خوش ہوئے اکثر
ہو سے کر نظم اسی سخن پہ ور

[illegible]

۳

[illegible]

کھیلتی پھرتی تھی حسینوں میں — مہر رخسار و مہ جبینوں میں

شیفتہ دل سے ہیبر او سپہر — نام روبی نثار مہر او سپہر

ہوگئی کم سنی میں تھی شادی — جانتی تھی نہ گھر کی آبادی

اوسکا گونہ مگر ہوا تھا نہیں — ماہ کامل نہ تھی ہوئی تھی یہیں

گھر سے دور رنج و غم سے دور — پاس ماں باپ کے خوش و مسرور

پیش مادر و پدر وہ لخت جگر — مثل تتلی کے رہتی زیر نظر

عشق نے آخر اوسکو دی تکلیف — لائی فصل ربیع رنگ ظریف

تھا زمیندار واں کا ذی مقدور — موضع دلکشا سے رہتا دور

بیٹھا اک اپنا واں پہ کارندہ — ذی تمیز و خلیق ارزندہ

شیخ عالی نسب حسن مشہور — نیک طینت ہر ایک نقص سے دور

پائی بہتر جو واں کی آراضی — تھا زمیندار اوس سے بس راضی

تھا نہ وہ تھا نہ گو شیوں و شین — نل تر و تھے سب ایک و حسین

موضع پسند اوسکو پسند — رہتا تھا اک مکان میں وہ خرسند

اوس جگہ پہ غرض قریب مکان — رشک کوثر بڑا تھا ایک کنواں

اوسپہ رہتا تھا ازدحام کثیر — پانی بھرتے تھے سب صغیر و کبیر

وہ نشیلی نگہ جگت مشہور — جا سے پنے والے اوسکی قریب و دور

روز رہتی تھی بھیڑ اوس جا پر — لطف افزا تھی ان کی شام و سحر

۴

ہو پری تھا جسے سب سے جدا چنچل	ہل گیا آسمان آہ جو کی
نقش وہ بھی گڑی مجنون	چشم بیمار سے وہ رو دی ہون
کوئی کہتا تھا اس پہ جادو ہی	نہین آسیب مین پر یہ وہ ہی
کوئی کہتی ہے ابھی کم سن	اس پری کو ہوا ہی سایۂ جن
کوئی کہتی نوریخ مین سے ہی	پر غشی فقط حسن سے ہی
اک جہاندیدہ بولی کر کے نظر	اسکے دلمین کیا ہی عشق نے گھر
خار غم جو لے نصیب ہی یہ	کسی گلرو کی عندلیب ہی یہ
کبھی ممکن نہین شفا اسکی	شربت وصل ہی دوا اسکی
پانی چھڑکا نہ ہوش مین آئی	اور بھی آگ اوسنے بھڑکائی
کان تک نہین جب خبر گئی یہ تمام	دیکھنے سے آئے اوسکو خاص و عام
اسکے ماں باپ بھی یہ سنکے خبر	بر لب چاہ سے آئے گھبرا کر
روئے زار و نزار چلا کر	غش مین جسدم نظر پڑی و خبر
نخلہ بھی سونگھایا چھڑکا گلاب	ہوش مین آئی تا وہ خانہ خراب
آیا جسدم غرض کر اوسکو ہوش	باپ ماں نے پکڑ کے اوسکا دوش
لائے گھر تک دبے جگر تھامے	کوئی بازو کوئی کمر تھامے
کی دوا جسنے جو کہ تبلائی	بیکلی آئی نہ کچھ توانائی
بڑھی روز مین اسکی بیماری	جیسے برسون کا کوئی آزاری

بیان حال

[illegible]

بولی ای میری مہربان دایہ
غم ہجران مین جان جاتی ہے

تجھکو دیوانوں جو بنایا ہے
یہ تو کہ کس پری کا سایا ہے

کیون ہی خستہ سبب مین بیت تن
کیون مکدر ہی تیرا [illegible] تن

دیا ایک کو جب اوسنے جواب
آگئی اپنے گھر وہین بیتاب

ایک ہمراز اوسکی دایہ تھی
یہ پری تھی وہ اوسکی سایہ تھی

بولی ای نور دیدہ لخت جگر
سچ بتا کس لیے ہے تو مضطر

مجھسے رازِ دلی نکر پنہان
ای پری تو ہے میری راحت جان

کس پری رو نے تجھے ستایا ہے
کسنے مجنون تجھے بنایا ہے

کون یوسف کی تو زلیخا ہے
حال دل ای عزیز کہ کیا ہے

اوسکو غمخوار پا کے آخر کار
بولی دایہ سے ای مری غمخوار

گرمی عشق دل پہ دونی ہے
بجھ نہی آتش درونی ہے

ہو نہ افشا مرا یہ راز نہان
ای مری مہربان ترسے زبان

ہو گئے محبوب سے ملا مجھکو
ہجر کے قید سے چھڑا مجھکو

تھی جدائی وہان نی افسون
یاد رہے مکر سے کے سبب مضمون

بولی اوس سے کہ ای مری دلدار
مردم دیدہ اوسے الاصبار

تو تو میری جگر ہے ای پیاری
مجھپہ لازم ہے تیری غمخواری

دیسے پتا اوسکا کس جگہ ہے گھر
ای مری نور چشم لخت جگر

روئے تو یون برنگ ابر بہار
چشم مخمور کو نہ کر [illegible]

[illegible]

ایکدن اپنا یہ حال ہی مجھکو
جان اوس بن وبال ہی مجھکو

جبر ہر جگہ حکم ہو چلی آؤن
جو کچھ ارشاد ہو بجا لاؤن

جان جائیگی نہ گر بولائیگا
اسکا کھٹکا ذرا نہ آئیگا

سنکے یہ بات بولی دشمن جانی
لے مین جاتی ہون اور ابھی آتی

سر و رعنا کو مت خمیدہ کر
دلکو ہرگز نہ غم رسیدہ کر

بند اب لب کو کر نہ کھول زبان
کیون کہ مشکل نہین ہی مشکل زبان

مجھکو بھی ہر رشتے غم سے ہی کلفت
گل کو بلبل سے چاہیے صحبت

سنکے یہ بات اوسنے پھر اکبار
آئی پیش حسن وہ مکر شعار

حال پنہان کیا سبھی پہ عیان
یون لگی کہنے اے مہ تابان

تیرا دلدار جان سے جاتا ہی
کچھ سبب تجھے یہ خیال آتا ہی

ہان ہے کوئی جسے تو بچاکے نظر
جلد لیجا اب اوسکو اپنے گھر

ہاتھ سے کھو نہ دولت مرغوب
تجھکو ملتا ہی سیمتن محبوب

ایسے دنیا مین کسکے ہونگے نصیب
وصل کا خواستگار ہووے حبیب

حکم گر ہو تو مین بلا لاؤن
شکل اوس نازنین کی دکھلاؤن

ماہ کو مہر سے قران ہووے
یہ زمین رشک آسمان ہووے

کہا اوس سے حسن نے اے دانا
مجھکو راحت ہی ہان ترا آنا

مین بھی ہون اوسی طرح یکا دیوانہ
عاشق شمع جیسے پروانہ

[illegible]

در بیان افسون گری

دور سے خوب ہی بیگڑ کام
ہو نہ ایسا پڑے کسی کی نظر
سنکے یہ بات وہ پری زرد رو
لگی کہنے کہ تو نے ای واقی
کیسی بدنامی اور کیسی نظر
جا ابھی تو اگر نہ لے آئی
جب حسن کو دیا یہ اوسنے پیام
حیلہ و مکر سے غرض وہ جوان
ہو نکنے کے بہانے گھر مین گیا
زندگی پائی جسم مردہ نے
اوسکے سے بیٹھی کہا کہ ای محبوب
کبھی پوچھا نہ تمنے حال مرا
اور مین آپ کی محبت پر
جل گئی مین تپ دوری سے
ہی تعجب خبر نلی تمنے
کیا یہی ہی طریقہ یاری
خیر جو کچھ ہوا وہ ہو گذرا

تا منو تم کہین نہ ہمپر نظر
چشم مردم سے جا چھپین دم میں
کھینچ کر آہ تھام کر دل کو
آتش شوق اوسکی بھڑکی
لاڈیان تکیا دسے کہ ہون
تو مین پوچھی کہیو ای واقی
سخت گھبرا گیا وہ ماہ تمام
آیا جسجا تھا اوس پری کا مکان
ہوسلا اک جادو مہر و ماہ لقا
کھول دی آنکھ اوس نسرین نے
مجھکو تو آپ نے بھلا یا خوب
یعنی کیسا ہی یہ ملال ترا
مرحبا کیجیے ایسی الفت پر
خوب تھا خوب چشم خوبی سے
پوچھا آکے کبھی نہ جی تمنے
کی نہ اکدن بھی میری غمخواری
اوسکا کیا ذکر ہی کہ جو گذرا

ٹھنی تھی اسنے دل سے وہ ارمان | جان کیا ہے اگر ملیں جاناں
جب نہ راضی کسیکا دلبر ہو | پھر تو عاشق کو موت بہتر ہو
جا کے یوسف کے پاس دل اکبار | گر پڑی وہ کنوین مین آخر کار
عشق کا ناتوان کو زور ہوا | گر پڑی چاہ مین تو شور ہوا
بولین پنہاریان یہ چلا کر | اک گری گلفروش کی دختر
غلغلہ عام ہو گیا یہ سخن | کہ گری چاہ مین وہ غنچہ دہن
دوڑی خلقت کنوئین پہ سنکے گرائی | جمع ہو گئے تماشائی
دوڑے ماں باپ آ کے چاہ کے گرد | جیسے ہالہ تمام ماہ کے گرد
چاہ پر بیٹھے غم سے دل پانی | رہی صد لخت کیا ہی ارجانی
آئی آواز کچھ خطر ہی نہیں | تن پہ آسیب کا اثر ہی نہیں
یہ کسی نے مجھے گرایا ہے | نہ کسیکا خیال آیا ہے
آئی تھی یاں یہ سیر آب کشی | ناگہان اتفاق سے ہون گری
تھک کے لیٹ کر چوٹ سے ہون بچی | سینہ مین کانپتا ہے لیکن جی
ہوش تھے پر بجا حسن کے یہان | کہ نہیں راز میرا ہو نہ عیان
پہنچ یہ روز بد نہ کھلا سکے | اب یہ تھا جان بھی جا سکے
نہ کیا پھر اوسنے ذکر وری | سخت معیوب بھی پردہ دری
وا محبوب ہو تو ایسا ہو | اور مطلوب ہو تو ایسا ہو

آگے کچھ نہیں باپ ماں کے گھر میں تجھ | تو ہی ہو پیاری پری نظروں میں انکی
گر بولانے میں دیر فرمائی | تو یہ کہہ دینا وہ ابھی آئی

پیغام آوردن دایہ

راوی معتبر ہمایوں فال | ایسا کہتا تھا مجھ سے یہ احوال
یعنی سنکر پیام یہ دائی | آئی پیش حسن وہ گھبرائی
ماجرا سب کیا بیان اوس سے | راز مخفی کیا عیاں اوس سے
سنکے باتیں یہ اوسنے دایہ کی | آنے کی اپنے پاس اجازت دی
پاس دلربا کی پھر وہی آئی | شادمانی خبر بھی خوش لائی
کہا اے ماہ چرخ محبوبی | جلوہ فرما ہے محفل خوبی
تیرا طالب جسے بولاتا ہے | تیرے بن بار غم اوٹھاتا ہے
مچا جیسے ماہ مشتری کے قریب | اور سلیمان ہے پری کے قریب
تیرے صدقے گئی بدل کے لباس | جلد چل اپنے دلربا کے پاس
سنکے دائی سے یہ خبر اکبار | دل شگفتہ ہوئی وہ رشک بہار
پاس آئی چمن کے پھر وہ گل | مبتلا گل کے متصل بلبل
باپ ماں کا اوسے نہ تھا خطرہ | بھاگی اوس پاس وہ چھپا کے نظر
اپنے گھر لایا اوس پری کو حسن | ہوا اوس گل سے اوسکا گھر گلشن
ہوئے نازاں سب جسن کے قریب | دیکھکر اوسکا یہ حال عجیب

کر رہی نیند میں جو مہر منیر | کرتے تھے اوس سے اور با تدبیر
از پری چھوڑ کر بدر منیر کو | بھائی کیوں ہو سلیمان تو
پیش حاکم تو اوسکی کر فریاد | کر ہوئی مجھ پہ سخت تر بیداد
کر نکالا حسن نے گھر سے مجھے | اوہ گرایا ہر اک نظر سے مجھے
گھر میں رکھتا تھا مجکو شکل اسیر | مین جو بھرتی پھر سکی ہے تدبیر
کہا اوسنے رکھو نہ ایسی امید | مین زلیخا نہین کرون یا دے قید
جسم نازک جو پائی اوسکا خبر | اپنی گردن رکھون تہ خنجر
اور سیہ ہو جاؤن غم مین قرن | کچھ مین شیرین نہین کہ کنی جان
جذبۂ عشق ہے تو جاؤن گی | یار اوسکو یہان بولاؤن گی
چپ ہی جو سب سنی جو یہ تقریر | بوسے دیکھین دکھاتے کیا تقدیر
رکھا ہر وقت اوسکو پیش نظر | تھا نگہبان اوسکا سارا گھر
جاگتے جاگتے غرض بارے | سو گئے ایک رات وہ سارے
نیند مین جب ہوے وہ سب غافل | لب پہ آئی اپنا تھا جو دل
کودی یکبار جوشش جنون سے | جیسے ٹوٹے ستارہ گردون سے
جست ایسا اک آئی پیش حسن | غیرت گل سے گھر بنا گلشن
پائی ہمدم کی لبون پہ جان | دیکھا گھر کا خراب سب سامان
کہا ای میری جان مین پھر آئی | کیون بنا ہے تو شکل سودائی

[illegible] بیان [illegible] زخمی [illegible]
[illegible] اپنا [illegible]
[illegible] غمگین [illegible]

۱۱

[illegible] ہوئی خدا ہی گواہ
[illegible] ہون [illegible]
[illegible] کی بات [illegible]
[illegible] دونون کا [illegible]
دل [illegible]
[illegible] سامان [illegible]

کچھ بھی اسکا عجب نہیں تو خاک
میرا خالق کرے عطا مجھ پر
نفس کی قدر سے پاک سینہ ہو
مثنوی جبکہ ختم ہوئی یہ تمام
ہو جہاں میں کلام یہ مشہور

دیکھوں گر نور [illegible]
کھولے دروازہ صفا [illegible]
دل فدا ہے [illegible]
لکھا گلدستہ مسرت [illegible]
نظر بد سے ہے خدایا دور

قطعہ تاریخ چھاپہ [illegible] قلم حاجی احمد علی صاحب [illegible]

چھپی مثنوی جو یہ عطا علی سے نئی
حسن کی قدر [illegible] ہوا اسکی [illegible]
جو دل میں تھا کہ کیجے کتاب کی تاریخ
خیال سے لیا بس [illegible] مرقوم
تو [illegible] سے [illegible]

مطلع ہے قریب جو [illegible]
یہ قصہ [illegible] کے لائق ہو [illegible]
تو یہ حساب ہوا [illegible]
حسن نکاستہ لیا [illegible] الف [illegible]
۱۲۸۳
[illegible] ہے میری فکر [illegible]

قطعہ تاریخ [illegible] منشی [illegible] علی صاحب [illegible]

لکھی جو مثنوی [illegible] ہے [illegible]
آئی یہ [illegible] تاریخ اسکی لکھے

[illegible] شہرہ اسکو [illegible] گلدستہ [illegible]
دل سے [illegible] گلدستہ [illegible]
۱۲۸۳ ھ

محمد [illegible] خان [illegible]
محمد عبد الرحمن خان [illegible]

۱۲

[illegible]
حاجی [illegible] خان [illegible]